

100719- شرعی پردہ اور چادر کے اوصاف، کیا ہیڈ مسٹرس اور طالبات کو بھی اس کا اہتمام کرنا ہوگا؟

سوال

میں مدرسہ تحفہ القرآن کی ہیڈ مسٹرس ہوں، میں نے استانیوں کو ایک یا دو باریک اور شفاف قسم کے کپڑے والا نقاب پہننے سے منع کیا ہے لیکن وہ اس سے انکار کرتی ہیں، اور دلیل یہ دیتی ہیں کہ یہ حرام تو نہیں تو میں طالبات کو ایسا کرنے سے کس طرح منع کر سکتی ہوں؛ کیونکہ طالبات مدرسہ سے چھٹی کے وقت باہر جا کر اس باریک کپڑے کو کھول دیتی ہیں، اور پھر گاڑیوں میں سوار ہوتے وقت بھی، اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ وہ پورا پردہ کریں، تو لڑکیاں یہ کہہ کر انکار کر دیتی ہیں کہ معاملات بھی تو اس پر عمل نہیں کرتیں، آپ سے گزارش ہے کہ آپ تفصیلی جواب سے نوازیں۔

پسندیدہ جواب

اول :

پردہ اور عفت و عصمت کی حرص رکھنے، اور احتیاط کرنے، اور معاملات اور طالبات کی صحیح راہنمائی اور انہیں نصیحت کرنے پر آپ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، اور پھر یہ امانت کی ادائیگی میں بھی شامل ہوتا ہے۔

دوم :

ہم مسلمان عورت کو کئی ایک پردوں والی اوڑھنی اور دوپٹے سے چہرہ ڈھانپنا واجب نہیں کر سکتے، کیونکہ واجب اور فرض تو چہرہ چھپانا ہے، چاہے یہ ایک ہی پرت سے ہو یا کئی پرتوں کے ساتھ۔

شریعت اسلامیہ میں اوڑھنی اور نقاب می اباحت پائی جاتی ہے، اور جواہل علم نقاب پہننا منع کرتے ہیں وہ اس لیے نہیں منع کرتے کہ یہ اصل میں مشروع نہیں، بلکہ بعض عورتوں کا نقاب کرنے کے طریقہ اور اس کے اوصاف میں تجاوز کرنے کی بنا پر نقاب پہننے سے منع کرتے ہیں، کہ کچھ عورتوں نے نقاب کا سوراخ آنکھوں سے بھی زیادہ کیا ہوتا ہے، جس کی بنا پر ان کے رخسار اور پیشانی کا کچھ حصہ بھی نظر آنے لگتا ہے، اور اسی طرح اوڑھنی اور دوپٹے کے بارہ میں کہا جاسکتا ہے، تو یہ بذاتہ منع نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے اوڑھنے کے طریقہ یعنی کپڑا اتنا باریک اور شفاف ہو کہ اس کے اندر سے بھی چہرہ صاف نظر آتا ہو تو یہ منع ہے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے نقاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

"راہ نقاب : تو ابو عبید عرب کے ہاں پائے جانے والے نقاب کا وصف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

یہ وہ نقاب ہے جس سے آنکھ کی گولائی نظر آئے، اور ان کے ہاں اسے وصوصہ اور برقع کا نام دیا جاتا تھا۔

اور اس کا حکم یہ ہے کہ : یہ جائز ہے، اس کی دلیل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ احرام والی عورت نہ تو دستاں پہنے، اور نہ ہی نقاب کرے "

اور ایک حدیث میں ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے عورتوں کو احرام کی حالت میں دستاں پہننے سے منع فرمایا "

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام کی حالت میں عورت کو نقاب پہننے سے منع کرنا احرام کے علاوہ باقی حالات میں نقاب کرنے کے جواز پر دلالت کرتا ہے، پھر یہ کہ اس حدیث سے یہ مفہوم نہیں لیا جاسکتا کہ اگر اسے غیر محرم اور اجنبی مرد دیکھ رہے ہوں تو احرام کی حالت میں اس کے لیے چہرہ نکا رکھنا جائز ہے، بلکہ غیر محرم اور اجنبی مردوں کی موجودگی میں احرام والی عورت بھی اپنا چہرہ ڈھانپ کر رکھے گی، اور اپنی اوڑھنی اور چادر کو یا نقاب کو چہرہ پر لٹکا لے گی حتیٰ کہ وہ مرد وہاں سے آگے نکل جائیں۔

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج ذیل حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

"ہمارے پاس سے قافلہ سوار گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتیں، جب وہ ہمارے برابر آتے تو ہم میں سے عورتیں اپنی چادر اپنے سر سے اپنے چہرہ پر لٹکا دیتی، اور جب وہ ہم سے آگے نکل جاتے تو ہم چہرہ نکا کر دیتیں" انتہی۔

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق عفی عنہ

الشیخ عبد اللہ بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن قعود

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (171/17-172).

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

اگر برق زینت کے لیے نہ ہو بلکہ پردے کے لیے برق پہنا جائے، اور اس کے ساتھ پردہ بھی رکھا جائے تو اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

"اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ دیکھا نہیں جائیگا، بلکہ وہ اسے کسی اور چیز سے ڈھانک لے گی، لیکن جو برق ظاہر ہو، اور پردہ نہ کرے ہم اس کے جواز کا فتویٰ نہیں دیتے؛ کیونکہ یہ فتنہ کا باعث ہے؛ اور اس لیے بھی کہ عورتیں اسی پر بس نہیں کریں گی، اگر عورتیں صرف ایک آنکھ کھلی رکھنے پر ہی اکتفا کرتیں ہو ہم کہتے : یہ نقاب ہے، جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی معروف تھا، اس میں کوئی حرج نہیں۔

لیکن آپ اس پر شہرہ نہیں کہ اگر آپ یہ کہیں : عورت کے لیے آنکھوں کا نقاب کرنا جائز ہے، اور وہ نقاب کے پیچھے سے اپنی آنکھوں کے ساتھ دیکھ سکتی ہے۔

تو کچھ مدت اور عرصہ کے بعد اس نقاب میں وسعت اختیار کر لی جائے گی، اور اس کا سوراخ رخسار تک پہنچ جائیگا، اور آہستہ آہستہ سارا چہرہ ہی نکا ہو جائیگا، اور عورتوں کی عادت کے متعلق معروف بھی یہی ہے، اس لیے یہ راہ بند کرنا ہی اقرب الی الصواب ہے" انتہی۔

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (14) سوال نمبر (14).

اس بنا پر ہم معلومات اور باقی سب مسلمان بہنوں کو کہیں گے کہ: جس نے بھی تم میں سے اپنے چہرے کا پردہ کرنا اختیار کیا اس نے اپنے لیے زیادہ ستر اختیار کیا، اور اپنے دین کے لیے اکل چیز اختیار کی، لیکن اسے چاہیے کہ وہ اوڑھنی اور چادر اور پردہ اور نقاب کرنے میں شرعی اوصاف اختیار کرے، اس کے لیے آنکھوں سے زیادہ بڑا سوراخ کرنا جائز نہیں کہ آنکھوں علاوہ کچھ اور بھی ظاہر ہو، اور اسی طرح دوپٹہ یا پردہ اتنا باریک نہ ہو کہ اس سے چہرہ صاف نظر آ رہا ہو۔

علقہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے کہا:

"حفصہ بنت عبد الرحمن ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئیں تو حفصہ نے باریک دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا، تو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے پھاڑ کر انہیں موٹا دوپٹہ اوڑھا دیا"

موطا امام مالک حدیث نمبر (1693) سنن بیہقی (235/2) اس کی سند صحیح ہے۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ہر وہ کپڑا جو جسم کا وصف ظاہر کرے، اور اسے چھپائے نہ تو اس کا کسی بھی حالت میں پہننا جائز نہیں، لیکن اس کپڑے کے ساتھ پہننا جاسکتا ہے جو وصف ظاہر نہ کرتا ہو؛ کیونکہ ایسا لباس پہننے والی عورت ننگی ہے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی ثابت ہے "انتی۔"

دیکھیں: الاستذکار (307/8)۔

ایک چیز اور یہ ہے کہ: تحفیظ کے مرکز میں آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ معلومات اور طالبات کو مرکز کے اندر پردے کا التزام ضرور کروائیں، اور مرکز میں آنے سے قبل یا پھر آنے سے قبل جو کچھ ہوتا ہے، آپ اس کی ذمہ دار نہیں، صرف اتنا ہے کہ آپ انہیں وعظ و نصیحت اور ان کی راہنمائی کریں، اور انہیں کسی معین چیز کے پہننا لازم مت کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے اور معلومات اور طالبات کو خیر و بھلائی اور سیدھی راہ کی ہدایت دے۔

واللہ اعلم۔